كَيْفَ اَنْتُمْ اِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيْكُمْ وَاِمَامُكُمْ مِنْكُمْ (متفق علیہ)

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصوّر

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات ظہور مہدی، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث، واقعاتی تناظر میں، منکرین و مدعیان مہدویت، اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا حافظ محمد مظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

يَكُونُ فِي آخِرِ أُمَّتِي خَلِيفَةٌ يَحْثِي الْمَالَ حَثْيًا وَلَا يَعُدُّهُ عَدًّا مسلم شریف
كَيْفَ أَنْتُمْ إِذَا نَزَلَ ابْنُ مَرْيَمَ فِيكُمْ وَإِمَامُكُمْ مِنْكُمْ متفق علیہ

اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصوّر

امام مہدیؓ سے متعلق اہلسنّت والجماعت کا عقیدہ، نام و نسب، سیرت و حلیہ، علامات ظہور مہدیؓ، صحیحین میں امام مہدیؓ سے متعلق احادیث، واقعاتی تناظر میں، منکرین و مدعیان مہدویت اکابر علماء کی آراء و فتاویٰ

از افادات
حضرت مولانا پروفیسر محمد یوسف خان صاحب مدظلہ
استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور

مؤلف
مولانا حافظ محمد ظفر اقبال
فاضل جامعہ اشرفیہ

بیت العلوم
۲۰- نابھہ روڈ، پرانی انارکلی لاہور۔ فون: ۳۵۲۲۸۳۰

نام کتاب   اسلام میں امام مہدی رضی اللہ عنہ کا تصور

مؤلف   حافظ محمد ظفر اقبال (فاضل جامعہ اشرفیہ لاہور)

افادات   پروفیسر مولانا محمد یوسف خان صاحب

(استاذ الحدیث جامعہ اشرفیہ لاہور)

باہتمام   محمد ناظم اشرف

ناشر   بیت العلوم۔ ۲۰ نابھہ روڈ، چوک پرانی انارکلی، لاہور

فون: ۷۳۵۴۴۸۳

﴿ملنے کے پتے﴾

بیت العلوم = ۲۰ نابھہ روڈ، پرانی انارکلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = ۱۹۰ انارکلی، لاہور

ادارہ اسلامیات = موہن روڈ چوک اردو بازار، کراچی

دارالاشاعت = اردو بازار کراچی نمبر ۱

بیت القرآن = اردو بازار کراچی نمبر ۱

بیت الکتب = گلشن اقبال، کراچی

ادارۃ المعارف = ڈاک خانہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ دارالعلوم = جامعہ دارالعلوم کورنگی کراچی نمبر ۱۴

مکتبہ سید احمد شہید = الکریم مارکیٹ، اردو بازار، لاہور

مکتبہ رحمانیہ = غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور

حضرت امام مہدیؓ حسنی ہوں گے یا حسینی؟

مذکورہ بالا تقریر سے یہ بات تو واضح ہوگئی کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا نام نامی محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا اور وہ حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوں گے، اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا وہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے؟ سو اس سلسلے میں اختلاف ہے، بعض لوگوں کا یہ کہنا ہے کہ وہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے نہ کہ حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے، چنانچہ بذل المجہود: ج ۵ ص ۱۰۲ کے حاشیے پر یہ مرقوم ہے:

﴿وحکی الدمنتی فی حواشیہ نفی کونہ من اولاد الحسین رضی اللہ عنہ کما فی الدرجات﴾

''دمنتی نے اپنے حواشی میں امام مہدیؓ کے حضرت حسینؓ کی اولاد سے ہونے کی نفی بیان کی ہے جیسا کہ کتاب درجات میں ہے''

اسی طرح حضرت کاندھلویؒ نے فیض القدیر للمناوی ج ٦ ص ۲۷۹ کے حوالے سے تحریر فرمایا ہے:

﴿وما روی من کونہ من اولاد الحسین فواہ جدا﴾

(التعلیق الصبیح: ج ٦ ص ۱۹۷)

''حضرت مہدیؓ کے حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہونے کی روایت انتہائی ضعیف ہے۔''

اور بعض دوسرے حضرات کا کہنا ہے کہ امام مہدیؓ حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہوں گے اور ان کا مستدل حضرت عبداللہ بن عمروؓ کی وہ روایت ہے جس کو حاکم اور ابن عساکر نے روایت کیا ہے۔

﴿یخرج رجل من ولد الحسین من قبل المشرق، لو

استقبلته الجبال لهدمها واتخذ فيها طرقا﴾

(کتاب الفتن: ص ۲۶۳)

''حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے مشرق کی طرف سے ایک آدمی نکلے گا، اگر اس کے راستے میں پہاڑ بھی حائل ہو جائیں تو وہ ان کو بھی گرا کر اس میں اپنا راستہ بنا لے گا۔''

نیز علامہ سید برزنجیؒ کی عبارت سے بھی حضرت امام مہدیؓ کے حسینی ہونے کا ثبوت ملتا ہے، انہی کی زبانی ملاحظہ ہو:

﴿ويسير المهدى بالجيوش حتى يصير بوادى القرى، وهو من المدينة على مرحلتين الى جهة الشام فى هدوء ورفق ويلحقه هناك ابن عمه الحسنى فى اثنى عشر الفًا. فيقول له يا ابن عما انا احق بهذا الامر منك انا ابن الحسن وانا المهدى فيقول له المهدى بل انا المهدى فيقول الحسنى هل لک من آية فابايعک؟ فيومى المهدى عليه السلام الى الطير فيسقط على يديه ويغرس قضيبا يابسا فى بقعة من الارض فيخضرو يورق، فيقول الحسنى يا ابن عمى! هى لک.﴾ (الاشاعة: ص ۲۱۰)

''اور امام مہدیؓ اپنی افواج کے ساتھ آہستہ آہستہ چلتے ہوئے ''وادیٔ قریٰ'' تک جا پہنچیں گے۔ ''جو کہ مدینہ سے شام کی طرف جاتے ہوئے دو مرحلوں کے فاصلے پر ہے۔'' وہاں انہیں ان کے چچا زاد حسنی بھائی بارہ ہزار کے لشکر کے ساتھ ملیں گے اور کہیں گے کہ میں چونکہ حضرت حسنؓ کا بیٹا اور مہدی ہوں اس لیے اس امر (خلافت) کا تم سے زیادہ حق دار ہوں، امام مہدیؓ کہیں گے کہ نہیں! مہدی تو میں ہوں، حسنی کہیں گے کہ آپ کے پاس کوئی نشانی بھی

ہے جس کو دیکھ کر میں آپ کی بیعت کروں؟ اس پر امام مہدیؓ ایک پرندے کی طرف اشارہ کریں گے، وہ ان کے سامنے آ گرے گا اور ایک خشک بانس زمین کے ایک حصے میں گاڑ دیں گے وہ اسی وقت سرسبز ہو جائے گا اور برگ و بار لانے لگے گا، یہ دیکھ کر حسنی کہیں گے کہ اے میرے چچازاد بھائی! یہ آپ کا ہی حق ہے۔''

معلوم ہوا کہ حضرت امام مہدیؒ حسینی ہوں گے نہ کہ حسنی اور ماقبل میں آپ پڑھ آئے ہیں کہ امام مہدیؒ حسنی ہوں گے۔ اب اس کا فیصلہ حضرت ملا علی قاریؒ کی زبانی ملاحظہ ہو۔

﴿واختلف فی انہ من بنی الحسن او من بنی الحسین ویمکن ان یکون جامعابین النسبتین الحسنین والاظہر انہ من جہۃ الاب حسنی و من جانب الام حسینی﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج ۱۰ ص ۱۷۴)

''اور اس بات میں اختلاف ہے کہ امام مہدیؒ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے ہوں گے یا حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے۔ اور یہ بھی ممکن ہے کہ وہ دونوں کی نسبت کو جمع کیے ہوئے ہوں گے اور اس میں ظاہر ترین بات یہ معلوم ہوتی ہے کہ وہ والد کی طرف سے حسنی اور والدہ کی طرف سے حسینی ہوں گے۔''

تقریباً یہی بات بذل المجہود فی حل ابی داؤد ج ۵ ص ۱۰۲ پر اور التعلیق الصبیح ج ۶ ص ۱۹۶ پر بھی مذکور ہے۔ اور حضرت کاندھلویؒ نے اس کی تائید میں طبرانی کی روایت بھی پیش کی ہے جو اگرچہ ضعیف ہے لیکن تابع کی وجہ سے اس کا ضعف رفع ہو جاتا ہے اور وہ روایت یہ ہے:

﴿اخرج ابو نعیم ان رسول اللہ ﷺ قال لفاطمۃ والذی بعثنی بالحق ان منہما یعنی الحسن والحسین

مھدی من ولد العباس عمی﴾ (التعلیق الصبیح: ج ٦ ص ١٩٦)

''حضور ﷺ نے (ایک مرتبہ) حضرت فاطمہؓ سے فرمایا قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ بھیجا کہ ان دونوں یعنی حسنؓ اور حسینؓ کی اولاد میں سے مہدی ہوں گے، میرے چچا عباس کے خاندان میں سے۔''

ایک عجیب نکتہ:

حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کے نجیب الطرفین ہونے پر ملا علی قاریؒ نے بڑا عجیب نکتہ بیان فرمایا ہے اور وہ یہ کہ جس طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو صاحبزادے تھے، حضرت اسماعیل علیہ السلام اور حضرت اسحاق علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بعد تمام انبیاء حضرت اسحاق علیہ السلام کی اولاد میں آئے، جبکہ حضرت اسماعیلؑ کی اولاد میں صرف حضور ﷺ تشریف لائے اور وہ اکیلے ہی ان سب کے قائمقام بن گئے اور آپ کی تشریف آوری اولاد اسماعیل کے لیے باعث عزت و شرافت بن گئی اور آپ ﷺ ''خاتم الانبیاء'' ٹھہرے، اسی طرح جب اکثر ائمہ اور اولیاء کرام حضرت حسینؓ کی اولاد میں سے ہوئے تو مناسب تھا کہ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے بھی ایک ایسا شخص آئے جو ان سب کے قائمقام ہو کر ''خاتم الاولیاء'' قرار پائے اس کے لیے حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا انتخاب کیا گیا۔

اس موقع پر ملا علی قاریؒ کی عبارت ملاحظہ ہو:

﴿قیاسا علی ماوقع فی ولدی ابراھیم. وھما اسمعیل واسحق علیھم الصلوۃ والسلام. حیث کان انبیاء بنی اسرائیل کلھم من بنی اسحق وانما نبیٔ من ذریۃ اسمعیل نبینا ﷺ وقام مقام الکل ونعم العوض وصار خاتم الانبیاء فکذلک لماظھرت اکثر الائمۃ

واكابر الامة من اولاد الحسين فناسب ان ينجبر الحسن بان اعطى له ولد يكون خاتم الاولياء ويقوم مقام سائر الاصفياء على انه قدقيل لما نزل الحسن رضى الله عنه عن الخلافة الصورية كما ورد فى منقبته فى الاحاديث النبوية اعطى له لواء ولاية المرتبة القطبية فالمناسب ان يكون من جملتها النسبة المهدوية المقارنة للنبوة العيسوية واتفاقهما على اعلاء كلمة الملة النبوية على صاحبها الوف سلام وآلاف التحية﴾

(مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ص۱۷۴)

اس عبارت میں ملاعلی قاریؒ نے دو وجہیں ذکر فرمائی ہیں، ایک تو وہی جو پیچھے بیان ہوئی اور دوسری یہ کہ حضرت حسینؓ نے خلافت کو رضاء خداوندی کی خاطر چھوڑا اور اپنے بھائی حضرت حسینؓ کو بھی اس سے روکا جس کے صلے میں اللہ تعالیٰ نے انہیں قطب کے اعلیٰ مقام پر فائز فرمادیا اور ان کی اولاد میں خلافت رکھ دی چنانچہ اللہ تعالیٰ حضرت حسنؓ کی اولاد میں سے امام مہدیؒ کو خلیفہ بنادیں گے کیونکہ یہ عادۃ اللہ ہے کہ جو شخص اللہ تعالیٰ کی رضا کی خاطر کوئی چیز چھوڑتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کو یا اس کی اولاد کو اس سے بہترین چیز عطا فرمادیتے ہیں۔

تقریباً یہی بات خاتم المحدثین حضرت مولانا محمد ادریس کاندھلویؒ نے التعلیق الصبیح ج۶ ص ۱۹۷ پر تحریر فرمائی ہے۔

﴿کیا امام مہدیؒ حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے؟﴾

مذکورۂ بالا روایات سے یہ بات معلوم ہوئی کہ امام مہدیؒ، حضرت فاطمہؓ کی اولاد سے نجیب الطرفین سید ہوں گے لیکن اس پر حضرت عثمان بن عفانؓ کی روایت سے اعتراض لازم آتا ہے جس میں یہ ہے کہ امام مہدیؒ، حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں

گے۔ (کتاب البرہان ج ۲ ص ۵۹۱، مرقاۃ المفاتیح ج ۱۰ ص ۱۷۵)

اس کا جواب دیتے ہوئے علامہ ابن حجر ہیتمی مکی تحریر فرماتے ہیں:

﴿ویمکن الجمع بانه لا مانع من ان یکون ذریته صلی اللہ علیہ وسلم وللعباس فیه ولادة من جهة ان امهاته عباسیة والحاصل ان للحسن فیه الولادة العظمی لان احادیث کونه من ذریته اکثر وللحسین فیه ولادة ایضا وللعباس فیه ولادة ایضا ولا مانع من اجتماع ولادات المتعددین فی شخص واحد من جهات مختلفة﴾ (القول المختصر: ص ۲۳)

''ان مختلف روایات کو اس طرح جمع کرنا ممکن ہے کہ امام مہدیؓ (اصالۃً) تو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذریت میں سے ہوں گے اور (تبعاً) حضرت عباسؓ کی اولاد میں سے بھی اس اعتبار سے ہوں گے کہ ان کے سلسلۂ نسب میں سب سے زیادہ حضرت حسنؓ کی نسبت نمایاں ہوگی اس لیے کہ اس قسم کی روایات زیادہ ہیں اس کے بعد حضرت حسینؓ اور پھر حضرت عباسؓ کی ولادت بھی اس میں شامل ہوگی اور ایک ہی شخص میں مختلف جہات سے متعدد ولادتوں کا جمع ہونا ممکن ہے۔''

علامہ ابن حجر مکیؒ کے اس جواب کو آسان لفظوں میں اس طرح بیان کیا جا سکتا ہے کہ ایک آدمی کئی آدمیوں کی اولاد ہو سکتا ہے مثلاً ایک شخص کے سلسلۂ نسب میں اس کے آباؤ اجداد میں سے کسی نے ایک عورت سے نکاح کیا جو مثلاً حضرت عباسؓ کے خاندان میں سے تھی، اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسینؓ کے خاندان میں سے کسی عورت کے ساتھ نکاح کر لیا پھر اس کے یہاں جو اولاد ہوئی اس نے حضرت حسنؓ کے خاندان کے ساتھ مناکحت کا تعلق کر لیا اور ظاہر ہے کہ اس میں کوئی حرج نہیں۔ اس طرح امام مہدیؓ کے نسب کی روایات میں کوئی تعارض اور اختلاف باقی نہیں رہتا۔

جبکہ اس حدیث پر کلام کرتے ہوئے حضرت ملاعلی قاریؒ تحریر فرماتے ہیں

﴿واما ماروا ه الدارقطنی فی الافرا د عن عثمان رضی اللّٰہ عنہ المھدی من ولد العباس عمی فمع ضعف اسنادہ محمول علی المھدی الذی وجد من الخلفاء العباسیة اویکون للمھدی الموعود ایضا نسبة نسبیة الی العباسیة﴾ (مرقاۃ المفاتیح: ج۱۰ ص۱۷۵)

''باقی رہی وہ روایات جس کو دارقطنی نے افراد میں حضرت عثمانؓ سے روایت کیا ہے کہ مہدی میرے چچا عباسؓ کی اولاد میں سے ہوں گے تو اس کی سند ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ یہ روایت خلفاءِ عباسیہ میں سے خلیفہ مہدی پر محمول ہے یا پھر مہدی موعود کی بھی نسبی طور پر بنو عباس کی طرف نسبت ہوگی۔''

گویا ملاعلی قاریؒ نے اس حدیث کے تین جواب دیئے ہیں:

(۱) اس روایت کی سند ضعیف ہے۔

(۲) اس کا محمل خلیفۂ مہدی عباسی ہے۔

(۳) یہ بھی ممکن ہے کہ مہدیؑ موعود کے نسب نامے میں عباسی خاندان کا کوئی فرد ہو۔

﴿حضرت امام مہدیؓ کا لقب اور کنیت﴾

جیسا کہ اس سے قبل یہ بات تفصیل سے بیان ہوچکی ہے کہ حضرت امام مہدی علیہ الرضوان کا اسم گرامی محمد بن عبداللہ یا احمد بن عبداللہ ہوگا چنانچہ سید برزنجیؒ تحریر فرماتے ہیں:

﴿اما اسمه ففی اکثر الروایات انه محمد وفی بعضها انه احمد واسم ابيه عبداللّٰه﴾ (الاشاعہ: ص۱۹۲)

''حضرت امام مہدیؓ کا نام اکثر روایات میں محمد اور بعض میں احمد مذکور ہے اوران کے والد کا نام عبداللہ ہوگا۔''